بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۸ شعبان ۱۳۹۱ھ ۲۹ تبوک ۱۳۵۰ ہش ۲۹ ستمبر ۱۹۷۱ء	نمبر ۲۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

70

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۲۷ تبوک کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ :-

حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تاحال پشاور قیام فرما ہیں۔ آپ کی طبیعت مختلف عوارض کی وجہ سے اکثر ناساز رہتی ہے۔

احباب التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

عزیزہ محترمہ نصرت اہلیہ عزیزم شریف احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن کچھ دنوں سے بازو میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار مشتاق احمد باجوہ زیورک سوئٹزرلینڈ)

محترمہ والدہ صاحبہ (اہلیہ حضرت مولینا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری رضی) بعارضہ اعصابی درد سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔ آمین

مبارک احمد بقاپوری ایسے سینیا لائنز کراچی ۱۳/۱۵-B

لجنہ ربوہ مقامی کا اجتماع ۲۹ ستمبر بروز بدھ ساڑھے تین بجے شام لجنہ مرکزیہ کے ہال میں ہوگا۔ ممبرات ربوہ زیادہ سے زیادہ اس اجتماع میں شامل ہوں۔

(ناصرہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ لوگ انکے نمونہ کو اختیار کریں

انکے ساتھ سچی محبت کا اقتضاء یہی ہوتا ہے کہ اُن کے نقش قدم پر چلا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کی برکات حاصل ہوں

"انبیاء علیہم السلام کے آنے کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ لوگ اُن کے نمونہ کو اختیار کریں اور اسی رنگ میں رنگین ہوں اُن کے ساتھ سچی محبت کا اقتضاء یہی ہوتا ہے کہ اُن کے نقش قدم پر چلیں۔ اور اگر یہ بات نہیں تو سارے دعوے ہیچ ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کی ایسی ہی مثال ہے جیسے گورنمنٹ مختلف قسم کی صنعتیں وغیرہ یہاں بھیجتی ہے اور لوگوں کو دکھاتی ہے۔ اس سے اس کی یہ غرض تو نہیں ہوتی کہ لوگ ان صنعتوں کو لے کر اُن کی پوجا کریں بلکہ وہ تو یہ چاہتی ہے کہ یہاں کے لوگ بھی ان نمونوں کو دیکھ کر ان کی تقلید کریں اور ایسے نمونے خود تیار کریں۔ جو تیار کرتے ہیں وہ فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ لیکن جو توجہ نہیں کرتے اُن کو کوئی فائدہ ان نمونوں سے نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام کی جو لوگ سچی اطاعت کرتے ہیں اور اُن کے قول و فعل کو اپنے لئے ایک نمونہ قرار دے کر اسی کے موافق اپنا چال چلن اور عملدرآمد کر لیتے ہیں۔ خدا تعالےٰ اُن کی مدد کرتا ہے اور ان پر بھی اسی رنگ کے برکات اور فیوض کا دروازہ کھولا جاتا ہے جس قسم کے برکات انبیاء علیہم السلام کو دیئے جاتے ہیں اور جو ان کی اتباع نہیں کرتے وہ نامراد رہتے ہیں۔ یہ نمونہ جب سے انبیاء علیہم السلام آتے رہے ہیں برابر چلا آتا ہے۔ اور ہر زمانہ میں اس کا تجربہ اور مشاہدہ ہوا ہے۔ یہ ایک ایسی صداقت ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا بجز اُس آدمی کے جس کو خدا پر بھی ایمان اور یقین نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۸۸-۲۸۹)

انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ کا سولھواں مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۱۵-۱۶-۱۷ ؍ اخاء اکتوبر بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ ہر ضلع کی ہر مجلس کا کم از کم ایک نمائندہ ضرور آنا چاہیئے۔ ایک نمائندہ کی کم از کم شرط ہے ویسے دستور اساسی انصار اللہ کے مطابق بیس ارکان یا اسکی کسر پر ایک نمائندہ منتخب ہو سکتا ہے۔

زعماء۔ زعماء اعلیٰ۔ ناظمین اضلاع اور ناظمین اعلیٰ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس مرکزی اجتماع میں زیادہ سے زیادہ حاضری کے لئے بھرپور کوشش فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر اخبار الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکزی وجود کی اہمیت

گذشتہ اشاعت میں بتایا جا چکا ہے کہ خلافت کے ذریعے جو عظیم الشان نعمتیں اور برکتیں ہمیں حاصل ہیں ان میں سے ایک بہت بڑی اور اہم نعمت وہ زندہ اور فعال مرکزیت ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حاصل ہے اور جس کی وجہ سے ہم اتحاد و اتفاق کی دولت سے مالا مال ہیں اور ہمارے اندر قربانی اور ایثار کی وہ سچی روح موجود ہے جس کے بغیر کوئی قوم اور جماعت کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتی۔ یہی وہ روح ہے جس کی وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی شاہراہ پر رواں دواں ہیں اور ہمارا قدم ہر جہت سے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ ہم نے بتایا تھا کہ جو لوگ اس نعمت سے محروم ہیں۔ وہ بحسرت یہ تمنا کرتے ہیں کہ کاش ہم میں مرکزیت موجود ہو۔ تاکہ ہمارے انتشار اور مصائب کا خاتمہ ہو سکے۔

اس سلسلے میں ایک اور حوالہ ملاحظہ ہو۔ برصغیر پاک و ہند کے مشہور عالم مولانا ابو الکلام آزاد خلافت و مرکزیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"پہلی چیز جماعت ہے یعنی تمام امت کو ایک خلیفہ اور امام کے ہاتھ پر جمع ہو کر اور اپنے مرکز قومی سے جڑ کر رہنا چاہیئے الگ الگ نہیں رہنا چاہیئے۔۔۔ جماعت سے الگ ہو کر رہنے کو یا ایسی منتشر زندگی کو جو ایک بندھی اور سمٹی ہوئی جماعت کی شکل نہ رکھتی ہو اور کسی امیر کے تابع نہ ہو اسلام نے غیر اسلامی اور ابلیس کی راہ قرار دیا ہے۔ انفرادی زندگی کو وہ زندگی نہیں جانتا۔ اسلامی زندگی "جماعت" ہے۔ جماعت سے مقصود افراد کا ایک ایسا مجموعہ ہے جس میں اتحاد ائتلاف امتزاج اور نظم ہو۔۔۔۔۔ اجتماع کے یہ خواص و اوصاف نہ تو حاصل ہو سکتے ہیں نہ قائم رہ سکتے ہیں جبتک کوئی بالا تر فعال و مدبر طاقت وجود میں نہ آئے اور وہ منتشر افراد کو ایک متحد اور مؤتلف ممزوج اور منظم جماعت کی شکل میں قائم نہ رکھے۔ پس ایک امام کا وجود ناگزیر ہوا۔ اس لئے ضروری ہوا کہ سب سے پہلے تمام افراد ایک ایسے وجود کو اپنا امام و مطاع تسلیم کریں جو بکھرے ہوئے اجزاء کو اتحاد ائتلاف اور امتزاج و نظم کے ساتھ جوڑ دینے اور اڑتے ہوئے ذروں سے ایک حی و قائم جماعتی وجود پیدا کرنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ اصل مرکز اس طاقت کا امام اعظم یعنی خلیفہ ہے۔"

"جس طرح شخصی و اعتقادی اور عملی زندگی کے لئے مراکز قرار پائے ضرور تھا کہ جماعتی اور ملی زندگی کیلئے بھی ایک مرکزی وجود قرار پاتا۔ لہذا وہ مرکز بھی قرار دے دیا گیا۔ تمام امت کو اسی مرکز کے گرد بطور دائرہ کے ٹھہرایا۔ اسکی معیت اسکی رفاقت اسکی اطاعت اسکی حرکت پر حرکت اسکے سکون پر سکون اسکی طلب پر لبیک اسکی دعوت پر انفاق جان و مال ہر مسلمان کے لئے فرض کر دیا گیا۔ ایسا فرض جس کے بغیر وہ جاہلیت کی ظلمت سے نکل کر اسلامی زندگی کی روشنی میں نہیں آسکتا اسلام کی اصطلاح میں اس قومی مرکز کا نام خلیفہ اور امام ہے۔۔۔۔۔ ہر مسلمان پر اسکی اطاعت اعانت اسی طرح فرض ہے جس طرح خود اللہ اور اس کے رسول کی۔" (مسئلہ خلافت صفحہ ۲۵)

مندرجہ بالا حوالوں سے ظاہر ہے کہ جو اصحاب خلافت کے مرکزی نظام سے محروم ہیں وہ بھی اسے کس درجہ اہمیت دیتے ہیں اور یہ محسوس کرتے ہیں کہ اس کے بغیر ایک مسلمان

"جاہلیت کی ظلمت سے نکل کر اسلامی زندگی کی روشنی میں نہیں آسکتا۔"

ان حالات میں خود اندازہ لگا لیجئے کہ ہمیں نعمت خلافت کی کتنی قدر کرنی چاہیئے!

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

افضل جہاد

"اَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَاُهْرِيْقَ دَمُهُ" (طبرانی)

ترجمہ۔ بہترین جہاد اُس شخص کا ہے جس کا گھوڑا (جنگ میں) زخمی ہو جائے اور اُس کا خون بہے

تشریح۔ اسلام (جیسا کہ اُسکے نام سے بھی عیاں ہے) سلامتی، امن اور آشتی کا علمبردار مذہب ہے۔ چنانچہ پیغمبر اسلام حضرت سید المرسلین خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے تاریخی خطبہ میں جو حضور پر نور نے منیٰ میں دیا۔ واضح ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی جان، عزت و ناموس اور مال کو مقدس قرار دیا ہے اور کسی کی جان اور مال پر حملہ کرنا ایسا ہی ناجائز ہے جیسے کہ اس مہینے، اور اس علاقے اور اس دن کی ہتک کرنا۔ پھر فرمایا۔ یہ حکم صرف آج کے لئے نہیں، کل کے لئے نہیں بلکہ اُس دن تک کے لئے ہے کہ تم خدا کے دربار میں حاضر ہو۔

اگر کوئی مسلمان امن عالم کے اس بہترین چارٹر کی حفاظت کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دیتا ہے یہانتک کہ اس راہ میں اُس کا گھوڑا بھی مجروح ہو جاتا ہے تو وہ اسلام کے نزدیک بہترین مجاہد ہے اور اسکی یہ جد و جہد افضل جہاد سے تعبیر پاتی ہے جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث نبوی سے ثابت ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ ابی و امی) نے فرمایا:

"وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔۔۔۔۔ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ" (بخاری کتاب الجہاد)

یعنی مجھے اُس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر وہ شخص جو اللہ کی راہ میں زخمی ہوا قیامت کے دن اس حالت میں ہوگا کہ اُس کا رنگ تو خون کا مگر خوشبو کستوری کی ہوگی۔

صحابۂ رسول عربی دین و ملت کے لئے خون کی قربانی پیش کرنے کو کتنی عظیم سعادت سمجھتے تھے؟ اسکی بے شمار مثالیں تاریخ اسلام نے ریکارڈ کی ہیں۔ اس ضمن میں حضرت خبیبؓ کا یہ واقعہ زبان زد خلائق ہے کہ جب قریش انہیں قتل کرنے اور اُن کے قتل کا جشن عام منانے کے لئے ایک کھلے میدان میں لے گئے تو آپ نے وہاں دو رکعت نماز پڑھی اور پھر یہ اشعار پڑھتے آگے جھک گئے ؎

وَمَا اِنْ اُبَالِيْ حِيْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰى اَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ
وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ يَّشَاءْ
يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

یعنی جبکہ میں اسلام کی راہ میں اور مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں۔ تو مجھے یہ پروا نہیں کہ میں کس پہلو پر قتل ہو کر گروں۔ یہ سب کچھ خدا کے لئے ہے۔ اور اگر میرا خدا چاہے گا۔ تو میرے جسم کے پارہ پارہ ٹکڑوں پر بھی برکات نازل فرماوے گا۔

اسی طرح بئر معونہ کے مقام پر ستر قاریوں کی المناک شہادت کا واقعہ ہے جو صفر ۴ھ میں پیش آیا۔ ان مقدس حاملین قرآن میں حضرت عامرؓ بن فہیرہ بھی تھے جنپر ایک بدبخت نے اس زور سے نیزہ مارا کہ وہ جسم کو چیرتا ہوا پار نکل گیا۔ جسم مبارک سے خون کا فوارہ چھوٹا تو اس عاشق رسول کے منہ سے بے اختیار نکلا اللہ اکبر فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔ ربّ کعبہ کی قسم میں (اپنے مقصد میں) مظفر و منصور اور کامیاب و کامران ہو گیا (ابن ہشام و اسد الغابہ)

خدا کی راہ میں مومن کے خون بہنے بلکہ اسکے گھوڑے تک کے مجروح ہونے کو افضل جہاد کہنے میں ایک زبردست حکمت یہ بھی ہے کہ جب دین محمدی کے باغ کو خون سے سینچا جاتا ہے تو اُس پر ایک نئی بہار آجاتی ہے اور غلبہ حق کی منزل سمٹ کر قریب سے قریب تر ہو جاتی ہے جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے ۲۶ر فروری ۱۹۲۱ء کو آیت استخلاف کا درس دیتے اور نظام خلافت کی برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"مشہور ہے اسفندیار ایسا تھا کہ اس پر تیر اثر نہ کرتا تھا۔ تمہارے لئے ایسی حالت خلافت کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔ جب تک تم اس کو پکڑے رکھو گے تو کبھی دنیا کی مخالفت تم پر اثر نہ کر سکے گی، بیشک افراد مریں گے، مشکلات آئیں گی، تکالیف پہنچیں گی مگر جماعت کبھی تباہ نہ ہوگی بلکہ دن بدن بڑھے گی۔ اور اس وقت تم میں سے کسی کا دشمنوں کے ہاتھوں مرنا ایسا ہی ہوگا جیسا کہ مشہور ہے کہ اگر ایک دیو کٹتا ہے تو ہزاروں پیدا ہو جاتے ہیں۔ تم میں سے اگر کوئی ایک مارا جائے گا۔ تو اُس کی بجائے ہزاروں اُس کے خون کے قطروں سے پیدا ہو جائیں گے۔" (درس القرآن صفحہ ۷۳)

(مرتبہ دوست محمد شاہد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یومِ معراج کا اصل مقصد۔ عالمِ اسلام کا اتحاد

بیتُ المقدس کی موجودہ پوزیشن اور صیہونی عزائم

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل سابق مبلغ بلادِ عربیہ

(۱)

بعثتِ نبوی کے دسویں سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج شریف کا عظیم واقعہ پیش آیا۔ قرآن مجید اور کتب احادیث سے یہ حقیقت ثابت ہے کہ معراج رسولؐ نورانی جسم کے ساتھ ہوا تھا۔ چنانچہ سورۃ بنی اسرائیل میں وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ میں اس واقعہ کو رؤیا قرار دیا گیا ہے اور بخاری شریف میں معراج کے ضمن میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں:۔

فِيمَا يَرَى قَلْبُهُ وَتَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ

یعنی معراج اس صورت میں ہوا کہ آپ کا دل دیکھ رہا تھا اور آنکھیں سو رہی تھیں لیکن دل نہیں سو رہا تھا اسی معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر امت مسلمہ کے لئے پانچ نمازوں کی فرضیت ہوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتداء اور امامت میں تمام انبیاء سابقین نے نماز ادا کی اور اس میں سرِ الٰہی یہ تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہی سید الانبیاء ہے اور آپ ہی خاتم النبیین ہیں اور آپ ہی وہ موعود نبی ہیں جن کی آمد کے متعلق انبیاء علیہم السلام نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ اور آپ کو

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ——— کے مطابق

دیدارِ الٰہی نصیب ہوا۔ غرض اس روحانی سفر کا مقصد دنیا کو یہ بتلانا مقصود تھا کہ آنحضرتؐ بلحاظ فضائل و مناقب تمام انبیاء سے ارفع اور افضل ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف لے جانے میں یہ واضح اشارہ تھا کہ فلسطین کا علاقہ اور بیت المقدس کا شہر مسلمانوں کو دیا جائیگا۔ چنانچہ قرآن کریم نے جہاں اس تاریخی واقعہ عظیمہ کا اظہار کیا وہاں اس کا بنیادی مقصد یہ بھی بیان کیا کہ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا (بنی اسرائیل) تاکہ ہم آپ کو بعض نشانات دکھلائیں۔ چنانچہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ عملی طور پر خدا تعالےٰ نے بیت المقدس کا علاقہ حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں مسلمانوں کو دیا جبکہ اسلامی فوج اردگرد کے علاقہ کو فتح کرتی ہوئی بیت المقدس میں داخل ہو گئی اس شہر کا محاصرہ کرنے کے لئے شہر کے اردگرد اسلامی لشکر نے پڑاؤ ڈال دیا مگر اسلامی لشکر کی بعض سرکردہ شخصیتوں نے عیسائیوں سے یہ شہر پُرامن طریقہ سے مسلمانوں کے سپرد کر دینے کے لئے کہا مگر سب سے بڑے بشپ نے اسلامی لشکر کے کمانڈر سے مخاطب ہو کر کہا کہ یہ شہر آپ کے خلیفہ کے سپرد کیا جائیگا یہ اسلامی رواداری کا بیّن ثبوت ہے کہ بیت المقدس کا شہر کلیۃً مسلمانوں کے قبضہ میں آسانی سے آ سکتا تھا مگر اس شہر کے تقدس اور عظمت کے پیشِ نظر مسلمان کمانڈر کی طرف سے اس شہر اور اسکے باشندوں کو بچانے کے لئے اور مقدس مقامات کی حرمت کے پیشِ نظر یہ درخواست کی گئی تھی اس درخواست پر مسلمان جرنیلوں اور فوجی افسروں نے حضرت عمرؓ کو یہ پیغام پہنچا دیا چنانچہ تاریخ اسلام کا یہ مشہور ترین واقعہ ہے کہ حضرت عمرؓ ایک غلام کے ساتھ اونٹ پر سوار ہو کر بیت المقدس کے لئے روانہ ہو جاتے ہیں یہ قافلہ منزل بہ منزل قیام کرتا ہوا اور حضرت عمرؓ اور غلام باری باری سوار اور پیدل ہونے کی صورت میں بیت المقدس پہنچتے ہیں حضرت عمرؓ کے لباس میں کئی پیوند لگے ہوئے تھے عیسائی پادری اس منظر کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے چنانچہ عیسائی جنگجو اشخاص نے شہر کی فصیل سے اتر کر سب سے بڑا دروازہ کھول دیا اور حضرت عمرؓ شہر میں داخل ہو گئے۔ عیسائیوں نے آپ کا بصد احترام استقبال کیا اور آپ سے مخاطب ہو کر کہا کہ ہماری مقدس کتابوں میں بیت المقدس کے شہر کے فاتح کی جو علامات درج ہیں وہ آپ میں پائی جاتی ہیں اس لئے ہم یہ شہر آپ کے سپرد کرتے۔ حضرت عمرؓ نے بیت المقدس کے تمام اہم اور تاریخی مقامات کی زیارت کی۔ سب سے بڑے گرجے جسے عربی میں کنیسۃ القیامۃ (Church of Resurrection) کہا جاتا ہے کو دیکھتے ہوئے نماز کا وقت ہو گیا۔ چنانچہ آپ نماز پڑھنے کے لئے گرجے سے باہر تشریف لے آئے عیسائی پادری نے اس خواہش کا اظہار بھی کیا کہ آپ گرجے میں نماز ادا کریں۔ مگر آپ نے مستقبل کے حالات اور دور رس مذہبی جذبات وکوائف کے پیشِ نظر نماز گرجا سے باہر منفصل جگہ میں ادا کی۔ گرجا کے بڑے دروازہ کے سامنے ایک مرلہ سے بھی کم یہ جگہ ہے اور اس کے نشانات اب تک محفوظ ہیں آپ نے عیسائیوں کی درخواست پر فرمایا کہ اگر میں اس جگہ گرجا میں نماز ادا کروں تو آئندہ مسلمان فاتحین اس کو بنیادی امر قرار دے دیں گے۔

(۲)

بیت المقدس کا شہر مدّ و جزر کے ادوار اور کئی تاریخی مراحل سے گذرا اور یہ مسلمانوں کے زیر اقتدار رہا۔ سوائے اس درمیانی عرصہ کے جب کہ پوپ نے صلیبی جنگ کا آغاز کیا۔ جس میں یورپ کے مختلف شاہی خاندانوں کے چشم و چراغ بھی شامل ہوئے اور وقتی طور پر ۱۰۹۹ء میں بیت المقدس پر قبضہ کر لیا گیا۔ عیسائیوں نے بیت المقدس شہر کے لوگوں پر اس قدر مظالم کئے کہ اس شہر کی گلیوں میں لاشوں کے انبار کے انبار لگ گئے اور وہ گوشت و خون ہوا کہ گھوڑوں کے ٹاپوں سے خون کے فوارے سواروں پر پڑتے تھے مگر ایک مردِ خدا صلاح الدین ایوبی اٹھا اور اس نے ۱۱۶۹ء میں فرزندانِ اسلام کی غیرت و حمیت کو ابھارا اور عیسائیوں کے خلاف جہاد العام کا اعلان کر دیا اور ۱۱۸۷ء میں مسلمانوں نے بیت المقدس پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ لیکن جنگ عظیم میں برطانوی حکومت نے ۱۹۱۷ء میں فلسطین کا علاقہ شمول بیت المقدس ترکوں سے چھین لیا گو برطانوی کمانڈر انچیف لارڈ ایلن بی ALLEN BY نے اس علاقہ کو فتح کر لیا مگر باوجود اس کے بیت المقدس کا شہر مسلمانوں کے کنٹرول میں ہی رہا۔ مگر یہود اور عربوں کی جنگ میں یہود نے اس شہر پر جسے عبرانی زبان میں یروشلم کہا جاتا ہے قبضہ کر لیا اور یہود اپنی ہر سالانہ ضیافت عید فسح میں

"آئندہ سال یروشلم میں"

کا جو نعرہ لگاتے تھے وہ پورا ہو گیا ان کی اس آرزو کے پیچھے انکا آخری قدم یہ ہے کہ "المسجد الاقصیٰ" کی جگہ "ہیکل سلیمانی" تعمیر کیا جائے۔ جس کا نقشہ تیار کر لیا گیا ہے۔ یہود کے اس شہر کے متعلق کیا عزائم ہیں۔ مشہور یہودی لیڈر ملتشت کہتا ہے۔

"آج وہ دن بہت ہی قریب آ چکا ہے جس میں ہیکل سلیمانی، مسجد اقصیٰ کی جگہ دوبارہ بنایا جائے گا۔ میں اپنی بقیہ زندگی مسجد اقصیٰ کی جگہ ہیکل سلیمانی کی تعمیر کے لئے وقف کرتا ہوں"

یہ صورت حال مسلمانانِ عالم کے لئے ایک المیہ ہے اور یہودی عزائم ہر مسلمان کے لئے لمحۂ فکریہ ہیں۔

اگر آج عالم اسلامی کے اتحاد کی تکمیل ہو جائے تو ان تمام مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ وہ علاقہ جس کا ذکر خدا تعالےٰ کی مقدس کتاب قرآن مجید اور احادیث میں وارد ہوا اور مسجد اقصیٰ کے ساتھ تو ہر غیور مسلمان کے جذبات قدر و احترام وابستہ ہیں وہ ایسے دشمن کے ہاتھ میں ہے جو تمام اسلام کے خلاف خطرناک سازشوں میں مصروف ہے۔

(۳)

چند روز ہوئے سعودی عرب کے شاہ فیصل نے سعودی وزارت خارجہ کی ایک تقریب میں اہم خطاب کرتے ہوئے کہا:۔

"اسلام دشمن طاقتیں اور عالمگیر صیہونی تحریک مسلمانوں اور ان کے ملکوں کو ختم کرنے کی ناپاک سازش میں مصروف ہے۔ اسلئے عالم اسلام کو مشترکہ دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے متحد ہو جانا چاہیئے اسلامی ممالک کے درمیان اتحاد اور باہمی تعاون وقت کا سب سے اہم تقاضا ہے اسلام کا عروج فرزندانِ عقیدہ اتحاد اور استحکام کی زبردست تلقین کرتا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ ہماری اجتماعی عظمت کا ایک نشان ہے

(مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم اے۔ نائب ناظر بیت المال)

جلسہ سالانہ کا انعقاد درحقیقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک ہی کی ایک مبارک تحریک ہے اور اتنی اہم کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے متعلق فرمایا۔

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلے کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

حضور مسیح الزمان علیہ السلام کا یہ ارشاد کہ عنقریب اس سے قومیں آملیں گی۔ ہم ہر سال اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ ہر سال ہی درجنوں ملکوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں افراد اس مبارک اجتماع میں شرکت کرتے ہیں اور فیض روحانی حاصل کرکے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کے وارث بنتے ہیں۔ تقریباً ۸۰ سال سے یہ سلسلہ جاری ہے اور وہ اجتماع جو پہلے پہل صرف چند سو افراد پر مشتمل ہوتا تھا۔ اب ترقی کرتے کرتے لاکھوں افراد تک پہنچ چکا ہے۔

جہاں ہمیں جلسہ سالانہ کی وسعت اس کی عظمت اور اس کی ہمہ گیری پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا واجب ہے وہاں ہمیں یہ بھی احساس چاہیئے کہ ہم پر اس کی کچھ ذمہ داریاں بھی عاید ہوتی ہیں۔ سب سے پہلی اور اہم ذمہ داری تو یہ ہے کہ ہم اس جلسے کو ایک معیاری اور نہایت ہی پروقار اجتماع بنائیں اور ہر لحاظ سے اس کے تقدس کا خیال رکھیں۔ بالخصوص اس احساس کے ساتھ کہ اس کا آغاز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ جس طرح کے ساتھ احباب اس میں شرکت کے لئے آتے تھے۔ عبادات اور مجالس میں شریک ہوتے تھے اور جس پاکیزگی اور احترام کے ساتھ مرکز میں ان کا قیام ہوتا تھا۔ چاہیئے کہ وہ روح نہ صرف قائم رہے بلکہ ترقی کرے اور پھر روز بروز ترقی کرتی چلی جائے۔ بیشک دنیوی مفادات انسان کے ساتھ وابستہ ہیں لیکن اگر نیت اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا ہو اور دین کی اغراض کو بہرصورت دنیوی مفادات پر مقدم رکھنا ہو تو ایسا سفر خود بابرکت ہو جاتا ہے۔

دوسری بات جس کی طرف ہمیں فوری توجہ چاہیئے وہ یہ ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ اس وقت بجٹ کے اعتبار سے نہایت ہی کم رفتار پر وصول ہو رہا ہے۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے جلسہ سالانہ کا بجٹ ۔/۰۰۰،۴۰ روپے ہے۔ مگر اب جب کہ سال رواں کے ۵ ماہ گزر چکے ہیں۔ ہماری آمد تا حال صرف ۔/۲۰۱،۸،۴۸ ہے ظاہر ہے کہ یہ صورت حال نہایت درجہ تشویشناک ہے۔ جلسہ سالانہ کے اخراجات کی رقم اگر وقت پر جمع ہو جائے تو خرچ میں نہایت سہولت ہوتی ہے اور نقد اجناس خریدنے وقت بچت کی بھی گنجائش ہوتی ہے۔ لیکن اگر یہ چندہ آہستہ آہستہ جمع ہو تو اس میں کئی قسم کی دقتیں پیدا ہوتی ہیں۔ آمد و خرچ کا میزانیہ پورا نہیں ہوتا اور وہ توجہ اور محنت جو دوسرے لازمی چندوں کی فراہمی کی طرف مبذول ہونی چاہیئے۔ دوسرے وقت میں جاکر یہاں صرف ہو جاتی ہے۔ پس احباب اس طرف خاص توجہ فرمادیں۔ تقریباً ۹۰ فیصدی جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کا چندہ جلسہ سالانہ ہنوز قابل ادا ہے۔ احباب جماعت کو عام طور پر اور عہدیدار اصحاب کو خاص طور پر اپنی ذمہ داری محسوس کرنی چاہیئے اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے اس نہایت اہم چندے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے اسی چندے کی اہمیت کے بارے میں فرمایا تھا۔

"پس جہاں میں سب کمیٹی کی یہ تجویز منظور کرتا ہوں کہ آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا۔ وہاں پندرہ فیصدی کی بجائے دس فیصدی مقرر کرتا ہوں ..... لیکن وہ لوگ جو دس فیصدی بھی چندہ نہیں دیتے۔ انہیں ہم مجبور کریں گے کہ وہ دس فیصدی چندہ ضرور دیں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء)

امید ہے احباب اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے اور چندہ جلسہ سالانہ کی کمی کو جلد از جلد پورا کرنے کی انتہائی کوشش فرمائیں گے۔

لجنات سالانہ رپورٹ بھجوائیں

تمام لجنات اپنی سالانہ رپورٹیں ۳۰ ستمبر تک بھجوادیں نیز جن لجنات نے ابھی تک اجتماع کا چندہ نہیں بھجوایا وہ بھی اس طرف توجہ دیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

جامعہ نصرت کی طالبہ کو اردو اکیڈمی کی طرف سے انعام

عزیزہ رفیقہ تحسین (جس نے ۱۹۷۰ء میں جامعہ نصرت سے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا تھا) کو اردو اکیڈمی کی طرف سے مبلغ پچاس روپے کا انعام اس لئے دیا گیا ہے کہ عزیزہ نے سوشل ورک کا پرچہ اردو میں حل کرکے اچھے نمبر حاصل کئے ہیں اور اردو میں امتحان دینے والوں میں عزیزہ نے یونیورسٹی میں سوم آنے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے لئے اور ادارہ کے لئے یہ کامیابی بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

اشاعت اسلام سے ہمدردی کا نتیجہ

تحریک جدید کے سال رواں میں مالی جہاد کی رفتار تسلی بخش نہ ہونے کے باعث بعض مخلصین جماعت اپنے وعدوں پر غیر معمولی اضافہ کی اطلاع بھجوا رہے ہیں۔ اشاعت اسلام کے مقدس کام سے یہ ان کی دلی ہمدردی کا نتیجہ ہے حسب ذیل مخلصین کی مثالیں بغرض دعا درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ مکرم میجر محمد اسلم صاحب (ریٹائرڈ) راولپنڈی نے ۔/۲۰۰ روپیہ پر اضافہ کرکے ایک ہزار روپیہ کی پیشکش کی ہے۔

۲۔ مکرم چوہدری محمد انور صاحب ظفر یاب ٹریڈرز سرگودھا نے ۔/۵۰۰ روپے پر اضافہ کرکے ایک ہزار روپیہ کی پیشکش کی ہے۔

قارئین کرام سے ان معاونین خصوصی کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(وکیل المال اول تحریک جدید)

شاندار وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ دھاروالی چک ۳۳

مجلس خدام الاحمدیہ دھاروالی چک ۳۳ ضلع شیخوپورہ نے ۱۳ اگست کو ایک شاندار وقار عمل منایا۔ وقار عمل ایسی سڑک پر منایا گیا۔ جس پر سب سے زیادہ آمد و رفت ہوتی تھی۔ بارش کے باعث راستہ بالکل مسدود ہو چکا تھا اور لوگ پانی سے گذر کر آتے جاتے تھے اور کافی دقت ہوتی تھی بائیسکل والے تو نہایت ہی تکلیف کے ساتھ اس راستہ کو عبور کرتے تھے۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق ۲½ بجے بعد از نماز جمعہ وقار عمل شروع ہوا۔ خدام نے ۱۲۵ × ۵ × ۱½ = ۹۳۷ مربع فٹ مٹی ڈال کر سڑک کو گزرنے کے قابل بنایا۔ اس کے علاوہ تین جگہوں پر سڑک میں گڑھے پڑے ہوئے تھے اور ہر گڑھے میں تقریباً ۴ - ۵ فٹ موٹائی تک مٹی ڈالی گئی اور راستہ ہموار کیا گیا۔

اس وقار عمل میں ۲۵ خدام و اطفال و انصار نے شرکت کی اور تین گھنٹے وقت صرف ہوا۔ خدام و اطفال نے بڑے ہی ذوق و شوق سے کام کیا۔ بعد دعا وقار عمل اختتام پذیر ہوا۔"

مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینجر)

بقیہ صفحہ ۳

تمام مسلمان ممالک اسلامی اتحاد کے پرچم تلے ایسی راہیں متعین کر سکتے ہیں۔ جن پر گامزن ہونے سے اسلامی ممالک کو درپیش مشکلات پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

دشمنان اسلام مسلمانوں کے خلاف گھناؤنی سازش کر رہے ہیں۔ عالمگیر صیہونی تحریک اسلامی ممالک اور مسلمانوں کو تباہ کرنے میں ذلیل سے ذلیل حربے استعمال کرنے سے دریغ نہیں کرتی صیہونیت نے تشدد کے ذریعہ ہمارے حقوق غصب کئے ہیں اور ہمارے مقدس مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔

یوم معراج کا اصل مقصد یہ بتاتا ہے کہ عالم اسلام کا اتحاد ہی ہماری جملہ مشکلات کا تریاق ہے اس میں کسی قسم کے نسلی، قومی اور لسانی امتیاز کا شائبہ تک نہ ہو اور اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ کے مطابق اخوت اسلامیہ کو عالمی سٹیج پر لایا جائے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ آج معاگوئی اور باوجود دشمن کی گردن پر چلانا چاہیئے تھا۔ وہ باہمی ریشہ دوانیوں اور اپنی گردنوں کو ہی ختم کرنے میں صرف ہو رہا ہے اور اس اتحاد کا مقصد ہی دشمن کے خطرناک عزائم اور اس کی قوت کو پاش پاش کرنا ہے۔ واقعہ معراج دراصل مسلمانوں کے عروج اور ان کی سربلندیوں کے لئے تھا۔ مگر اس کے جسمانی اور روحانی اختلاف نے اصل مقصد اور بلند و بالا غرض و غایت کو پس پشت ڈال دیا۔

عبرت! عبرت!! عبرت!!!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سائنس بلاک جامعہ نصرت ربوہ

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

الحمدللہ سائنس بلاک کی عمارت پایہ تکمیل کو پہنچ گئی ہے اس پر لجنہ کو قرض لے کر خرچ کرنا پڑا ہے۔ اس وقت تک کل چندہ مستورات کی طرف سے اٹھاون ہزار روپے وصول ہوا ہے۔ حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے کل خرچ کا نصف یعنی پچہتر ہزار جمع کرنے کا لجنہ اماء اللہ کو ارشاد فرمایا تھا۔ اس لئے ابھی سترہ ہزار رقم جمع کرنے کی ذمہ داری مستورات پر ہے یہ قرضہ جلد سے جلد عورتوں کو اتارنا چاہیئے تاہم مزید کام حصول کی طرف توجہ کر سکیں۔ اس وقت تک ۱۸ مستورات نے تین سو یا اس سے زائد رقم ادا کی ہے۔ ان کے نام بلاک پر کندہ کروائے جا رہے ہیں۔ باقی رقم بھی ایسی مستورات سے ریکوری کی جائے جو تین سو روپے دینے کی استطاعت رکھتی ہوں۔ ذیل میں میرے گزشتہ نوٹ کے بعد جو چندہ وصول ہوا ہے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

دارالرحمت وسطی ۲	ربوہ	۳۔۰۰	روپے
لجنہ کوپن ہیگن ڈنمارک	(تین صد ڈینش کراؤن)	۲۵۶۔۰۰	روپے
مکرمہ طاہرہ صاحبہ بیگم لفٹننٹ کرنل محمد طیب صاحب	لاہور	۵۰۔۰۰	روپے
صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ لاہور		۲۰۔۰۰	"
بیگم صاحبہ میر مشتاق احمد صاحب	لاہور	۱۰۔۰۰	"
مکرم نثار احمد صاحب	"	۱۰۔۰۰	"
حلقہ گلبرگ	"	۱۰۔۰۰	"
بقایا حلقہ رحمان پورہ	"	۹۔۰۰	"
لجنہ اماء اللہ لائل پور (قسط دوم)		۱۰۰۔۰۰	"
لجنہ اماء اللہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ		۱۳۔۰۰	"
طالبات جامعہ نصرت	ربوہ	۱۵۳۔۰۰	"
مکرمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم	لاہور	۱۵۰۔۰۰	"
" زبیدہ بیگم صاحبہ زوجہ وزیر محمد صاحب گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ		۴۔۰۰	"
" خورشید بیگم صاحبہ زوجہ محمد انور صاحب	" " "	۱۔۰۰	"
" مکھن بی بی صاحبہ زوجہ نذیر احمد صاحب	" " "	۵۔۰۰	"
" سرور بیگم صاحبہ زوجہ محمد ایوب صاحب	" " "	۱۔۰۰	"
" زینب بیگم صاحبہ زوجہ فقیر محمد عاصی	" " "	۱۔۵۰	"
" سلیمہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد صدیق صاحب	" " "	۱۔۲۵	"
" ہاشم بی بی صاحبہ زوجہ فقیر محمد صاحب	" "	۰۔۲۵	"
" مہر بی بی صاحبہ زوجہ مبارک احمد صاحب	" "	۱۔۰۰	"
" نصرت بیگم صاحبہ زوجہ عبدالعزیز صاحب		۱۔۷۵	"
" فاطمہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد امین صاحب		۱۔۲۵	"
لجنہ حسن پورہ گوکھووال ضلع لائل پور		۳۔۰۰	"
لجنہ دارالصدر غربی الف ربوہ		۱۳۔۵۰	"
لجنہ دارالرحمت غربی الف ربوہ		۶۷۔۰۰	"
مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی جلال الدین صاحب قمر مبلغ یوگنڈا دارالرحمت شرقی ربوہ		۳۰۰۔۰۰	"
محلہ دارالبرکات ربوہ		۵۔۰۰	"
لجنہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ		۲۔۵۰	"
لجنہ اماء اللہ جھنگ صدر		۲۔۰۰	"
لجنہ اماء اللہ باندھی		۱۵۔۰۰	"
" " حیدرآباد سندھ		۱۱۳۔۰۰	"

دارالرحمت وسطی ۲ ربوہ ۔/۲ دارالصدر شرقی ۲ ربوہ ۔/۲ مکرمہ نسیم بیگم صاحبہ بہاولنگر ۔/۵ مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ بہاولنگر ۵۔۰۰ "

مجالس انصار اللہ سے

قیادت تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا مطالبہ

اکثر مجالس انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹوں کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشادات کی روشنی میں مرکز جس قسم کی رپورٹ کا مطالبہ کرتا ہے مجالس ان خطوط پر رپورٹ نہیں بھجواتیں۔ مثلاً ایک بنیادی مطالبہ یہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے وعدہ جات کا جو ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے اس کے حصول کے لئے انصار نے مقامی جماعت سے کس رنگ میں اور کتنا تعاون کیا۔ اعداد و شمار کے ساتھ رپورٹ کو واضح کرنا چاہیئے۔ مثال کے طور پر مکرم زعیم صاحب انصار اللہ گوجرانوالہ کی رپورٹ کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

کل چندہ دہندگان تحریک جدید	=	۲۰۸
تعداد انصار جو فی الحال شامل نہیں	=	۸
انصار میں سے معاونین خصوصی	=	۲

مزید دو انصار کو معاونین خصوصی میں شامل کرنے کی تحریک کی جا رہی ہے۔ نیز آٹھ انصار جو شامل نہیں ان کی فہرست فراہم کی گئی ہے۔ جن کو مرکز براہ راست اپیل کر سکتا ہے۔

امید ہے جملہ مجالس ان خطوط پر رپورٹ بھجوا کر تحریک جدید کے صدقہ جاریہ کا عظیم الشان ثواب حاصل کرنے کا اہتمام کریں گی۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلان ضروری

ان احمدی احباب سے جو کہ امسال ۱۹۷۱ء میں اپنے کسی صاحبزادے یا کسی عزیز کو یہاں گورنمنٹ انجینئرنگ کالج رسول ضلع گجرات میں کسی کلاس میں داخل کروا رہے ہوں یا کروا چکے ہوں گزارش ہے کہ ان کے نام رول نمبر اور پتہ ہوسٹل وغیرہ سے ہمیں مطلع فرما کر مشکور فرمائیں اور خود انہیں بھی تلقین فرمائیں کہ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر ہم سے رابطہ قائم کریں۔

پتہ: ناصر احمد حجہ کوارٹر ۱۵/۴ پاور ہاؤس کالونی رسول۔

درخواست ہائے دعا

عزیزم محمد یونس صاحب شمس لیکچرار تعلیم الاسلام کالج گورنمنٹ سکالرشپ پر اعلیٰ تعلیم کے لئے جرمن جا رہے ہیں۔ احباب سے ان کی کامیابی اور کامرانی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(منشی سردار محمد خوشنویس الفضل۔ ربوہ)

۲۔ میرے والد صاحب کی آنکھوں کا چنیوٹ میں اپریشن ہوا ہے احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب فرمائے اور بینائی پوری طرح بحال ہو جاوے۔ آمین۔ (سلیم اللہ کارکن خلافت لائبریری ربوہ)

۳۔ میری اہلیہ عرصہ تقریباً پانچ سال سے متواتر بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ بخشے (سلطان احمد خان احمدی۔ انچارج شفاخانہ حیوانات ڈیرہ بکھا ضلع بہاولپور)

۴۔ میری بیوی چھ ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالحق دکاندار۔ نرائن گڑھ ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور۔

سالانہ تبلیغی تحفہ
احمدی جنتری ۱۹۷۲ء
یاسین بکڈپو گولبازار ربوہ

کیل اور پھنسیوں کے لئے
فریگرنٹ انٹی مپل کریم
عمدہ خوشبو کے ساتھ قیمت ۳ روپے
المنار دواخانہ ربوہ

دوائی فضل الٰہی نرینہ اولاد۔ نوّے فی صد لڑکا پیدا ہوتا ہے کورس ۹۰ گولی۔ ۲۰ روپے دواخانہ خدمت خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم کامل اور صداقتِ کاملہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کو حاصل ہے

قانون قدرت میں بھی کامل راہ نمائی وہی کرسکتا ہے جو علیم ہو

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ مریم کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے تحریر فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں دو ہی قانون جاری ہیں۔ ایک قانونِ قدرت اور دوسرا قانون شریعت۔ قانون قدرت میں بھی کامل رہنمائی وہی کرسکتا ہے جو علیم ہو۔ جیسے وہی ڈاکٹر کامیاب ہوسکتا ہے جو بڑا جاننے والا ہو۔ اور قانون شریعت میں بھی وہی وجود کامل رہنمائی کرسکتا ہے جو علیم ہو۔ جو وجود ہماری جسمانی ضرورتوں کا علم نہیں رکھتا یا ہماری روحانی ضرورتوں کا علم نہیں رکھتا وہ ہمیں صحیح نسخہ بھی نہیں بتا سکتا۔ پس علیم کے لئے ضروری ہے کہ وہ کافی ہو۔ اسی طرح جو صادق ہوگا وہ صحیح ہادی بھی ہوگا۔ کیونکہ جھوٹ اور غلطی گمراہ کرنے والی چیزیں ہیں۔ اور ہادی کے لئے ضروری ہے کہ وہ صادق ہو۔ پس وہی ہادی ہوسکتا ہے جو صادق ہو بلکہ تمام صداقتوں کا منبع ہو۔ اس کے سوا ہر جگہ کی ہدایت مشتبہ اور ناقابل قبول ہوگی۔

غرض جب کوئی شخص یہ مانے گا کہ کوئی ہستی علیم ہے تو اسے یہ بھی ماننا پڑے گا کہ صفت کافی بھی اس میں پائی جاتی ہے۔ اور جب کوئی شخص یہ مانے گا کہ کوئی ہستی صادق ہے تو اسے یہ بھی ماننا پڑے گا کہ صفت ہادی بھی اس میں پائی جاتی ہے۔ اور اگر یہ دو اصول درست ہیں اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہودی مذہب جو بنیاد ہے عیسائیت کی وہ خدا تعالیٰ کو علیم بھی سمجھتا ہے اور صادق بھی سمجھتا ہے تو لازماً ماننا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ کافی بھی ہے اور خدا تعالیٰ ہادی بھی ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ بائبل اس بارہ میں کیا کہتی ہے۔

پہلے ہم خدا تعالیٰ کی صفت علیم کو لیتے ہیں۔ انجیل میں لکھا ہے:

"لیکن اُس دن اور اس گھڑی کو میرے باپ کے سوا آسمان کے فرشتوں تک کوئی نہیں جانتا" (متی باب ۲۴ آیت ۳۶)

یہ حوالہ بتاتا ہے کہ اس دنیا میں علم کی مختلف مقداریں ہیں۔ کوئی مقدار علم الٰہی ہے جسے انسان جانتا ہے کوئی مقدار علم ایسی ہے جسے فرشتے جانتے ہیں اور کوئی مقدار علم ایسی ہے جسے نہ انسان جانتا ہے نہ فرشتے جانتے ہیں۔ صرف خدا جانتا ہے گویا علم کامل صرف خدا تعالیٰ کی ذات سے مختص ہے اور جب علم کامل اسی میں ہوا تو لازماً اسے کافی بھی ماننا پڑا۔ پھر لکھا ہے

"خداوند نے دانائی سے زمین کی بنیاد کی اور عقلمندی سے آسمان کو آراستہ کیا۔ اس کی دانش سے گہرائیاں پھوٹ نکلیں اور آسمان سے اوس کی بوندیں ٹپکیں"۔ (امثال باب ۳ آیت ۱۹)

یعنی خدا نے علم پر قانون قدرت کی بنیاد رکھی اور اسے آراستہ کیا اور پھر اس کے بعد جو بھی علم پیدا ہوتا ہے خواہ وہ روحانی ہو یا جسمانی اس کے علم سے نکلتا ہے۔ کیونکہ لکھا ہے

"اس کی دانش سے گہرائیاں پھوٹ نکلیں"

اس کے بعد

"آسمان سے اوس کی بوندیں ٹپکیں۔"

یعنی خدا تعالیٰ نے علم کو اتنا کامل کیا کہ آسمان بھی انسان کی ہدایت کے لئے ٹپک پڑا یعنی اور کلام الٰہی نازل ہوا اور اس نے علم کو ہر رنگ میں مکمل کر دیا۔ یہ حوالہ بتاتا ہے کہ ہدایت ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے اور وہی کامل ہدایت ہوتی ہے کیونکہ ایک علیم ہستی اس کے پیچھے ہوتی ہے۔ انسان اپنی طرف سے کچھ نہیں کرسکتا۔

پھر صدق کے متعلق لکھا ہے۔

"اے خداوند سچائی کے خدا تو نے مجھے مخلصی دی۔" (زبور باب ۳۱ آیت ۵)

اس سے ظاہر ہے کہ مخلصی یعنی نجات کا واسطہ خداوند سچائی کے خدا کے ساتھ ہے جس طرح شریعت کا واسطہ ایک علیم ہستی کے ساتھ ہے پھر لکھا ہے

"تیری صداقت ابدی صداقت ہے اور تیری شریعت سچائی ہے۔" (زبور باب ۱۱۹ آیت ۱۴۲)

گویا بائبل اور انجیل دونوں سے ثابت ہے کہ علم کامل صرف خدا تعالیٰ کو حاصل ہے اور صداقتِ کاملہ بھی اسی کو حاصل ہے۔"

زمیندار بھائیوں سے اپیل

آپ کو مبارک ہو کہ خریف کی فصل خدا تعالیٰ نے بہت عمدہ عطا کی ہے۔ اس فصل کے شکرانہ کے طور پر اپنی بڑھی ہوئی آمدنیوں میں وقفِ جدید کی دینی تحریک کو نہ بھولئے اس موقع پر یہ سوال ضرور اٹھتا ہے کہ کیا آپ اپنی آمد کے ساتھ ساتھ اور اس کے شایان شان وقف جدید کی مالی قربانیوں میں حصہ لے رہے ہیں؟

۲۔ کیا آپ کے بچے اب تک وقف جدید کی تحریک میں شمولیت سے محروم تو نہیں رہے اور کیا وہ جائز فخر کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کا مالی بوجھ اٹھانے کے لئے ان سے جو توقعات وابستہ فرمائی تھیں آپ کی مدد سے وہ ان توقعات پر پورا اتر رہے ہیں۔ اگر خدانخواستہ ان سوالات کے جواب نفی میں ہوں تو جلد از جلد مثبت اقدام فرما کر اپنے رب کی خوشنودی حاصل کیجئے۔ جس کے ہاتھ میں رزق کی کنجیاں ہیں۔ واللہ خیر الرازقین۔

(ناظم مال وقف جدید)

مرکزی اجتماعات کے موقع پر اپنی جماعت کا چندہ وقف جدید ساتھ لیتے آویں

جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان و سیکرٹریان مال وقف جدید و نائب سیکرٹریان اطفال وقف جدید براہ مہربانی مرکزی اجتماعات سے قبل اس امر کا جائزہ لیں کہ ان کی جماعت کے چندہ وقف جدید اطفال و بالغان کے وعدوں اور وصولی کی پوزیشن کیا ہے۔

کمی کی صورت میں کوشش فرمادیں کہ موجودہ عمدہ فصل خریف کے شکرانہ کے طور پر یہ کمی فوری طور پر پوری ہو جائے۔ اور وصول شدہ رقوم اپنے ساتھ اجتماعات کے موقع پر لیتے آویں۔ اس سے ترسیل رقم کا خرچ بھی بچ جائے گا۔ اور وقف جدید کی فوری مالی ضرورت بھی پوری ہو جائے گی۔

فجزاہم اللہ خیرا۔

(ناظم مال وقف جدید)

نمائندہ الفضل سے تعاون کرنے والے احباب

جیسا کہ احباب کو الفضل کے ذریعہ علم ہو چکا ہے ان دنوں نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں مختلف مقامات کا دورہ کر رہے ہیں نمائندہ "الفضل" سے جن احباب نے اپنی اپنی جگہوں پر خاص طور پر تعاون فرمایا ہے ان کے اسمائے گرامی شکریہ کے طور پر ہم درج ذیل کرتے ہیں ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان دوستوں کو مزید خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے آمین۔

۱۔ مکرم حافظ محمد عبداللہ صاحب بھکی
۲۔ مکرم حافظ عبدالرشید صاحب عارف پتوکی
۳۔ چوہدری نصراللہ خان صاحب باجوہ صدر جماعت احمدیہ چک ۵۵/۲۔ایل
۴۔ مولوی عبدالوہاب صاحب مربی سلسلہ اوکاڑہ
۵۔ مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اوکاڑہ
۶۔ چوہدری محمد یونس صاحب منیب فرید ٹاؤن ساہیوال
۷۔ ملک نصیر احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید ساہیوال
۸۔ منظور احمد صاحب ناصر انسپکٹر بیت المال ساہیوال

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

احباب مطلع رہیں

خواجہ مجید احمد

جو کہ میرا ملازم تھا اسے میں نے فارغ کر دیا ہے۔ لہٰذا کوئی لین دین اگر میرے نام پر کرے تو اس کا میں ذمہ دار نہیں ہوں گا نیز میں نے اسے مختار نامہ دیا تھا جسے میں منسوخ کرتا ہوں۔ (مرزا رفیق احمد دار الصدر ربوہ)

6366
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
مینیجر نیشنل ترقیاتی بینک آف پاکستان
بہاولنگر